بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

قرآن کریم ۔۔ ہادی ، میزان اور فرقان ہے

(۱)۔۔ذٰلِكَ الۡكِتَابُ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ (البقرہ ۔ ۳) یہی کامل کتاب ہے اس اَمر میں کوئی شک نہیں ، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے ۔

(۲)۔۔اَللّٰهُ الَّذِيۡٓ اَنۡزَلَ الۡكِتَابَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِيۡزَانَ ط (شوریٰ ۔ ۱۸) اللہ وہی ہے جس نے حق کیساتھ اس کامل کتاب اور میزان کو اُتارا ہے ۔

(۳)۔۔ تَبَارَكَ الَّذِيۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعَالَمِيۡنَ نَذِيۡرًا (فرقان ۔ ۲) وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان (یعنی وہ تعلیم جو حق اور باطل میں فرق کر دیتی ہے) اپنے بندے پر اُتارا ہے ، تا کہ وہ سب جہانوں کیلئے ہوشیار کرنیوالا بنے ۔

(۴)۔۔لَّا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ (حٰمٓ سجدہ ۔ ۴۳) باطل نہ اِسکے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے ، بڑے حکیم اور حمید خدا کی طرف سے وہ اُترا ہے ۔

(۵)۔۔اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ۙ فِيۡ كِتَابٍ مَّكۡنُوۡنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ (واقعہ ۔ ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے ۔ اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے ۔ اِس (قرآن) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں ۔

(۶)۔۔’’وَقَدۡ تَرَكۡتُ فِيۡكُمۡ مَا لَنۡ تَضِلُّوۡا بَعۡدَهٗ اِنِ اعۡتَصَمۡتُمۡ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ۔ ‘‘ (ابن ماجہ) (لوگو!) میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اِسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے ۔

(۷)۔۔’’وَاِنَّ لِلۡقُرۡاٰنِ شَانًا اَعۡظَمَ مِنۡ كُلِّ شَانٍ وَاِنَّهٗ حَكَمٌ وَّ مُهَيۡمِنٌ وَّ اِنَّهٗ جَمَعَ الۡبَرَاهِيۡنَ وَبَدَّدَ الۡعِدَا ۔ وَ اِنَّهٗ كِتَابٌ فِيۡهِ تَفۡصِيۡلُ كُلِّ شَيۡءٍ وَفِيۡهِ اَخۡبَارُ مَا يَاۡتِيۡ وَمَا مَا مَضٰى ۔ وَلَا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ وَاِنَّهٗ نُوۡرُ رَبِّنَا الۡاَعۡلٰى ۔ (خطبہ اِلہامیّہ ۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۳)۔۔اور قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے

وہ حَکَم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہیمن ہے یعنی تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اُس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتّر بتّر کر دیا۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے اور اس میں آئندہ اور گذشتہ کی خبریں موجود ہیں۔ اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔''

(۸)۔۔''انہ درۃ یتیمۃ ظاھرہ نور و باطنہ نور و فوقہ نور و تحتہ نور و فی کل لفظہ و کلمتہ نور۔ جنّۃ رُوحانیۃ ذللت قطوفھا تذلیلا و تجری من تحتہ الانھار۔ کل ثمرۃ السعادۃ توجد فیہ و کل قبس یقتبس منہ '' (آئینہ کمالاتِ اِسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۵) قران پاک ایک اَنمول موتی ہے۔ اِسکے باہر روشنی ہے اور اِسکے اندر روشنی ہے۔ اور اِسکے اوپر روشنی ہے اور اِسکے نیچے روشنی ہے اور اِسکے ہر لفظ میں روشنی ہے۔ یہ ایک روحانی باغ ہے جس کے ڈھکے ہوئے پھل آسانی سے توڑے جا سکتے ہیں اور اس میں نہریں بہتی ہیں۔ ہر خوش بختی کا پھل اس میں پایا جاتا ہے اور ہر شمع اِس سے روشن کی جا سکتی ہے۔

(۹)۔۔''اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ اِنسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

(۱۰) حضرت امام مہدیؑ ارشاد فرماتے ہیں۔

''قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اوّلین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرّہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔'' (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۷ حاشیہ)

(۱۲) قرآن کریم کا تلفظ۔۔۔''کسی نے حضرت حبیب عجمیؒ سے دریافت کیا ''خدا کی رضا کس چیز میں ہے؟'' آپؒ نے جواب دیا، خدا کی رضا اس دل میں ہے جس میں نفاق کا غبار نہ ہو، کیونکہ نفاق کا محبت و موافقت سے کوئی تعلق نہیں، جہاں نفاق ہے وہاں محبت نہیں اور جہاں محبت ہے وہاں نفاق نہیں۔ اپنے سینے کو بے یقینی اور شک سے پاک کرو تب اللہ تعالیٰ کی محبت کا نور اور معرفت کی روشنی تمہارے نہاں خانہ قلب میں داخل ہوگی۔ حضرت حبیب عجمیؒ نے پہلے ابتدا میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور قلب سلیم پایا تھا۔ جلد ہی عرفان کی منازل طے کر لیں، مگر چونکہ عجمی تھے اس لیے عربی زبان پر دسترس نہ تھی بلکہ قرآن پاک بھی صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتے تھے۔ ایک دن خواجہ حسن بصریؒ شام کے وقت حبیب عجمیؒ کے گھر آئے۔ وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے مگر چونکہ قرآن پاک پوری صحت کیساتھ نہیں پڑھ رہے تھے اس لیے خواجہ صاحب نے ان کی اِقتداء نہ کی اور اپنی نماز الگ پڑھی۔ اسی رات حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے

خواب میں خود کو اللہ تعالیٰ کے حضور پایا۔سوال کیا کہ بارخدایا آپکی رضا کس چیز میں ہے؟ جواب ملا،حسن بصری! میری رضا تو تو نے پالی تھی مگر افسوس کہ تو نے اسکی قدر نہ کی۔سیدنا حسن بصری نے دریافت کیا خدایا وہ کیا تھا؟ جواب ملا! میری رضا یہ تھی کہ تو صحت نیت کیساتھ بلاتامل حبیب عجمی کے پیچھے نماز کیلیئے کھڑا ہو جاتا۔حسن الفاظ اور طرز ادا کا میرے ہاں اعتبار نہیں،خلوص نیت،عشق کامل اور طلب صادق میری بارگاہ میں معیار قبولیت ہے۔''

(۱۳)۔۔۔وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَآقٌ لَّهٗ اَجْرَان (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) (مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۴۵۶)

عائشہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن کا ماہر لکھنے والے نیک بزرگ فرشتوں کیساتھ ہوگا جو شخص قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کی تلاوت مشکل ہے۔اُس کیلیئے دو ثواب ہیں۔متفق علیہ

(۱۴)۔۔ قرآن کی تفسیر خود قرآن میں سے۔۔''اِس طرح قرآن کریم میں اللہ جلشانہٗ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن اُسکے بعض آخر کیلیئے بطور تفسیر ہیں تا کہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچاوے۔''(روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۶۹)

(۱۵)۔۔محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی وحی کے حوالہ سے اپنی کتاب انوارالاسلام میں فرماتے ہیں:۔

''یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک الہام کیلیئے وہ سنت اللہ بطور امام اور مہیمن اور پیشرو کے ہے جو قرآن میں وارد ہو چکی ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی الہام اس سنت کو توڑ کر ظہور میں آوے کیونکہ اس سے پاک نوشتوں کا باطل ہونا لازم آتا ہے۔''(روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۹۱)

☆☆☆☆☆☆☆